Digitized by Khilafat Library Rabwah

فون ۴۴۹

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ

الفضل ربوہ

یوم جمعرات

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت ۳۵ پیسے

جلد ۶۷/۳۲ | ۳ شوال ۱۳۹۸ھ ۷ تبوک ۱۳۵۷ ہش ۷ ستمبر ۱۹۷۸ء | نمبر ۲۰۲

مرکزِ سلسلہ عالیہ احمدیہ ربوہ میں عید الفطر کی مبارک تقریب

محترم مولانا قاضی محمد نذیر صاحب فاضل نے نمازِ عید پڑھائی، خطبہ دیا اور دعا کرائی

ربوہ اور مختلف بیرونی مقامات کے احباب کثرت کے ساتھ اس تقریب میں شامل ہوئے

ربوہ یکم شوال ۱۳۹۸ھ (۵ ستمبر بروز منگل) آج یہاں پر اللہ تعالیٰ کے فضل سے عید الفطر کی تقریب سعید اسلامی روایات کے مطابق سادہ اور پُر وقار طریق سے عبادت، دعاؤں اور اللہ تعالیٰ کی عظمت و کبریائی کے اظہار کے ساتھ منائی گئی۔ باوجود اس کے کہ مرکزِ سلسلہ عالیہ احمدیہ میں جماعت کے پیارے اور مقدس امام (ایدہ اللہ تعالیٰ) یورپ کے تبلیغی و تربیتی سفر کی وجہ سے موجود نہ تھے اور احباب حضور کی زیارت اور حضور کے زندگی بخش ارشادات سننے سے محرومی کو بشدت محسوس کر رہے تھے تاہم وہ ہزاروں کی تعداد میں اِس مبارک تقریب میں موجود تھے جن میں مقامی احباب کے علاوہ مختلف بیرونی مقامات کے احباب بھی شامل تھے۔

نمازِ عید کے لئے پونے نو بجے صبح کا وقت مقرر تھا دھوپ کی شدت کے باوجود مقررہ وقت پر مستورات اور مرد بہت بڑی تعداد میں جمع ہو چکے تھے۔ وسیع گیلری کے علاوہ مسجد اقصیٰ کے صحن کا ایک حصہ بھی قناتوں کے ذریعہ پردہ کر کے مستورات کے لئے مخصوص کر دیا گیا تھا جس کی وجہ سے انہیں خاصی سہولت رہی۔ نماز کے وقت مسجد کا وسیع و عریض صحن نمازیوں سے پُر تھا بلکہ بہت سے نمازیوں نے مسجد کے باہر بھی نماز ادا کی۔

نو بجے صبح محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب امیر مقامی کی زیرِ ہدایت نمازِ عید محترم مولانا قاضی محمد نذیر صاحب فاضل نے پڑھائی نماز کے بعد آپ نے خطبہ دیا خطبہ کے آغاز میں آپ نے سورۃ جاثیہ کی آخری دو آیات تلاوت فرمائیں اور پھر اس کی روشنی میں آپ نے بتایا کہ شریعتِ محمدیہ جو سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی ایک جامع اور کامل شریعت ہے جس میں ہماری زندگی کی تمام ضرورتوں کے لئے اصولی ہدایات موجود ہیں۔ شریعتِ محمدیہ اللہ تعالیٰ کا ایک بہت ہی بڑا انعام ہے اس کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے اپنی نعمت ہم پر پوری فرمائی اور پھر ہمارے آقا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین کے مقام پر فائز فرمایا جس کے معنے یہ ہیں کہ اب قیامت تک صرف آپؐ پر نازل کردہ شریعت ہی واجب العمل ہے۔ اب حضورؐ ہی کا فیضان تا قیامت جاری رہے گا اور ہمیں جو کچھ ملے گا اور ہم جن کامیابیوں سے ہمکنار ہوں گے وہ سب کی سب حضورؐ ہی کی برکت اور فیض سے حاصل ہو گا۔

محترم قاضی صاحب نے بتایا کہ ہم روزوں میں خدا کی رضا کی خاطر اپنی حقیر قربانی پیش کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی کبریائی کا اظہار کرتے ہیں جب مومن محض خدا کی خاطر بھوکا رہ کر اپنے خدا کو راضی کر لیتا ہے تو پھر اس کی رضا اور قرب کی خوشی میں وہ یہ عید مناتا ہے عید کا جو طریق خدا نے مقرر فرمایا اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ اس دن پہلے سے بھی بڑھ کر اللہ تعالیٰ کی عظمت اور کبریائی کا اظہار ہونا چاہیئے۔ یہی وجہ ہے کہ نمازِ عید میں عام نمازوں سے زیادہ تکبیرات رکھی گئی ہیں۔

آپ نے فرمایا یہ عید ہمیں یہ سبق دیتی ہے کہ مومن کی زندگی کا مقصد اللہ تعالیٰ کی عظمت و کبریائی کا اظہار اور اس کے دین کی خدمت ہے اسی مقصد کی خاطر وہ روزوں میں بھوکا پیاسا رہ کر اپنی حقیر قربانی پیش کرتا ہے اور یوں اس کی رضا کو حاصل کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کا عظیم مقصد اسلام کو دُنیا پر غالب کرنا ہے اس مقصد کا خود آپ کی دی ہوئی بشارات کے مطابق مکمل اظہار آخری زمانہ میں مسیح موعود اور مہدی کے ذریعہ مقدر ہے یہی وہ مقصد ہے جو ہماری جماعت کے سپرد اللہ تعالیٰ نے کیا ہے ہر احمدی کو ہمیشہ اس مقصد کو اپنے سامنے رکھنا چاہیئے تاکہ ہمیں وہ سب سے بڑی اور حقیقی عید جلد دیکھنی نصیب ہو جبکہ ساری دُنیا پر اسلام غالب آ جائے گا اور ہر طرف اللہ تعالیٰ کی حمد اور اس کی کبریائی کا اظہار ہو رہا ہو گا اور اس کے مقدس رسول حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجا جا رہا ہو گا یہ مقصد ہر وقت ہمارے پیشِ نظر رہنا چاہیئے۔ اس کے لئے ہر قسم کی قربانیاں پیش کرنے کے علاوہ یہ بھی ضروری ہے کہ ہم سچے مومن بن جائیں شریعتِ محمدیہ کے جملہ احکام پر پورے طور پر عامل ہوں۔ خدا تعالیٰ ہمیں اِس کی توفیق دے۔

خطبہ ثانیہ میں آپ نے بتایا کہ عید الفطر کی مبارک تقریب پر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے جملہ احباب کو عید مبارک دی ہے اور اپنے خصوصی پیغام میں جو بذریعہ تار موصول ہوا ہے احباب کیلئے یہ دعا فرمائی ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کا حافظ و ناصر اور معین و مددگار ہو۔ خدا تعالیٰ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے لئے بھی اس عید کو ہر لحاظ سے خیر و برکت کا موجب بنائے اور حضور کامیابی کے ساتھ بخیر و عافیت واپس ہمارے درمیان تشریف لائیں۔ آمین

خطبہ عید کے بعد آپ نے اجتماعی دعا کرائی جس میں سب خواتین و احباب شامل ہوئے اِس اجتماعی دعا کے ساتھ یہ مبارک تقریب اختتام پذیر ہوئی۔ الحمد للہ

اخبار احمدیہ

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز تاحال تبلیغی اور تربیتی اغراض کے پیشِ نظر یورپ کے مختلف ممالک کا دورہ فرما رہے ہیں۔ اِن دنوں حضور لندن میں قیام فرما ہیں۔ حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے، الحمد للہ۔

احبابِ جماعت دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اِس سفر کو ہر لحاظ سے خیر و برکت کا موجب بنائے، ہر مرحلہ میں حضور کا حافظ و ناصر ہو اور اپنی خاص تائید و نصرت کا سایہ حضور کے سر پر رکھے۔ آمین

ربوہ ۶ ستمبر۔ حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت پہلے سے بہتر ہے البتہ کمزوری کی تکلیف ہے۔

احباب التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور تا دیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے۔ آمین

ہفتہ وصولی وقفِ جدید دفتر اطفال

۲۴ تا ۳۰ ستمبر ہفتہ وصولی وقفِ جدید دفتر اطفال منایا جا رہا ہے۔ ناظمین اور قائدین مجالس ہفتہ وصولی کو کامیاب بنانے کے لئے خصوصی پروگرام تشکیل دیں۔

(سیکرٹری وقفِ جدید اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

روزنامہ الفضل ربوہ
۳ شوال ۱۳۹۸ھ
۷ تبوک ۱۳۵۷ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رمضان کی برکات سے مستفیض ہونے کا ایک لازمی تقاضا

رمضان کا بابرکت مہینہ آیا اور ہم میں سے ان مومنوں کو جنہوں نے اطاعت کا نہایت اعلیٰ نمونہ پیش کرتے ہوئے جملہ شرائط کے ساتھ اس ماہِ مبارک کے روزے رکھے اور جملہ دیگر عبادات بجا لانے اور اس طرح اپنی ہستی پر ایک انقلاب وارد کرنے کی توفیق پائی عظیم الشان برکات اور انعامات سے مالا مال کرنے کے بعد گزر گیا۔ اس کے نتیجہ میں انہیں شکرگزاری کے رنگ میں حقیقی عید منانے اور اس کی خوشیوں سے صحیح رنگ میں بہرہ ور ہونے کی سعادت نصیب ہوئی۔

ایسے خوش نصیب احباب رحمت، مغفرت اور حصولِ جنّت کی اہلیت پیدا کرنے والے مرحلوں میں سے کامیابی سے گزرے، انہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدہ کے مطابق تقویٰ کے نور سے مزین کیا، ان کے تمام پچھلے گناہ بخشے گئے، دعاؤں کی قبولیت کا حظ ان کے حصہ میں آیا، سکینت و اطمینان کا اپنے قلوب پر نزول انہوں نے محسوس کیا اور سب سے بڑھ کر یہ کہ اللہ تعالیٰ کی رضا اور لقاء سے بہرہ یاب ہونے کا عظیم الشان انعام انہیں عطا ہوا، رؤیا و کشوف کی نعمت سے بفضل اللہ تعالیٰ وہ نوازے گئے۔ الغرض ایک خوشکن تبدیلی ان کی زندگیوں میں رونما ہوئی اور ان کی ہستیوں پر ایک انقلاب وارد ہوا اور ایک نئے انسان بننے کی رفیع الشان سعادت ان کے حصہ میں آئی۔

یہ امر ایسے احباب کے لئے ان کی انتہائی خوش نصیبی پر دلالت کرتا ہے لیکن اللہ تعالیٰ کے اس عظیم الشان فضل و احسان کا مورد بننے کے نتیجہ میں ان پر ایک نہایت ہی اہم فرض عائد ہوتا ہے اور وہ فرض یہ ہے کہ وہ اپنی اُس دولت بے حساب کی جو انہیں رمضان کی عظیم الشان برکات کے طفیل میسر آئی ہے پوری چوکسی اور مستعدی کے ساتھ حفاظت کریں کیونکہ انہیں اس دولت بے حساب کا اللہ تعالیٰ کے فضل و احسان کے نتیجہ میں میسر آنا شیطان کی زبردست شکست اور رسوا کن ہزیمت پر دلالت کرتا ہے۔ ان کا رمضان کے دوران نہایت پُرعزم مجاہدہ اُن کے کُھلے دشمن کے زنجیروں میں جکڑے جانے اور پکڑے دست و پا ہونے کا موجب بنا۔ اب جبکہ رمضان کا بابرکت مہینہ گزر چکا ہے تو اس کے انقلاب انگیز روحانی ماحول میں جو بیک وقت پوری ملت پر اثر انداز ہو کر طبیعتوں کو نیکی کی طرف مائل کر رہا تھا قدرتی طور پر ایک تبدیلی آگئی ہے اب ہر شخص انفرادی اور ذاتی مجاہدہ اور کوشش کی سابقہ حالت کی طرف واپس لوٹ آیا ہے۔ اس حالت میں عین ممکن ہے کہ شیطان اپنی اُس شکست اور ہزیمت کا بدلہ لینے کے لئے ہاتھ پاؤں مارے اور اُس روحانی دولت کو جو مومنوں کو رمضان کی عظیم الشان برکات کے طفیل حاصل ہوئی ہے چُرانے کی کوشش کرے۔

اور کچھ نہیں تو شیطان کا یہ ایک حربہ ہی کہ وہ رمضان کی برکات سے کما حقّہٗ متمتع ہونے والے روحانی طور پر خوشحال مومنوں میں سے بعض کو اُن کی اِس خوشحالی اور آسودگی پر فخر میں مبتلا کر کے اُن کے کئے کرائے پر پانی پھیرنے اور انہیں پھر روحانی طور پر قلاش کرنے کا موجب بن سکتا ہے۔ الغرض رمضان کی برکات سے مستفیض ہونے کا سب سے اہم اور بنیادی تقاضا یہ ہے کہ ایسے مومن اپنے اُس روحانی خزانہ کی جو رمضان کے مجاہدہ کے بعد اللہ تعالیٰ کے فضل و احسان کے نتیجہ میں اُن کے ہاتھ آیا ہے کمال مستعدی اور چوکسی سے حفاظت کریں اور شیطان کو اس میں سیندھ لگانے یا ڈاکہ ڈالنے کی قطعاً مہلت نہ دیں۔ یہ جبھی ہو سکتا ہے کہ وہ ہر وقت اور ہر لمحہ چوکس و بیدار رہیں، کسی قسم کے فخر کو اپنے قریب نہ آنے دیں بلکہ پہلے سے زیادہ عاجزی اور فروتنی اختیار کر کے اللہ تعالیٰ کے حضور دعاؤں سے ہرگز غافل نہ ہوں اور دعا یہی ہو کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں رمضان کی عظیم الشان برکات کے نتیجہ میں جو روحانی خزانہ عطا کیا ہے وہ اُن کی اپنی کوتاہی اور غفلت کی وجہ سے ضائع نہ ہو بلکہ وہ بڑھتا ہی چلا جائے اور اُن کے درمیان رمضان کی انقلاب انگیز کیفیت قائم و دائم رہے۔

رمضان کی عظیم الشان برکات سے متمتع ہونے کے نتیجہ میں ہم مومنوں پر عائد ہونے والے اس بنیادی فرض پر سیدنا حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بہت ہی بصیرت افروز پیرایہ میں روشنی ڈالی ہے اور اِس فرض کی کما حقّہٗ ادائیگی کی اہمیت کو بہت ہی مؤثر انداز میں ذہن نشین کرایا ہے۔ چنانچہ ہم حضور رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اِس اہم ارشاد پر ہی ان معروضات کو ختم کرتے ہیں۔ حضور رضؓ فرماتے ہیں:-

"رمضان یا دوسری عبادتوں کے بعد ہمیں یہ نہیں سمجھنا چاہیئے کہ ہمارا فرض ختم ہو گیا۔ اگر تو رمضان میں ہم نے کچھ کمایا نہیں تو ہمارے لئے فخر کی کونسی بات ہے اور اگر کمایا ہے تو پھر اُس خزانہ کی حفاظت زیادہ ضروری ہے جو حاصل کیا ہے تا چور نہ لے جائیں۔ یاد رکھو چور ہمیشہ وہیں پڑتا ہے جہاں کچھ ہو۔ جب تم نے کوئی نیکی کی ہے اور خزانہ جمع کیا ہے تو کیا تم سمجھتے ہو کہ شیطان اب تم پر حملہ آور نہیں ہو گا۔ پس اگر تم نے رمضان میں کچھ کمایا نہیں تو تمہارا فخر فضول ہے اور اگر کمایا ہے تو یاد رکھو کہ اب ڈاکہ ضرور پڑے گا۔ اب تمہارے گھر میں خزانہ ہے جسے شیطان ضرور چرانے کی کوشش کرے گا۔ پہلے تمہارے پاس کچھ نہ تھا مگر اب رمضان کے نتیجہ میں تمہارے ہاتھ روحانی خزانہ آیا ہے اور چور اُچکوں، جیب کاٹنے والوں کی طرف سے حملہ کا خطرہ ہے۔ اب وہ چرانے کی اور اگر یہ نہ ہو سکے تو ہمارے گھر کو آگ لگانے کی کوشش کریں گے تا یہ خزانہ ضائع ہو جائے۔ اِس لئے تمہیں چاہیئے کہ زیادہ ہوشیار رہو۔ اب تمہارے لئے زیادہ نازک مقام ہے۔ اب اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ پکارنے کی زیادہ ضرورت ہے اور اب وقت ہے کہ زیادہ فکر کے ساتھ ہم اپنے خزائن کی حفاظت کریں اور اللہ تعالیٰ سے دعا کریں کہ خدایا پہلے ہم بالکل فقیر اور حقیر تھے، چور ڈاکو کی ہم پر نظر نہ پڑتی تھی، مگر اب تُو نے اپنے فضل سے ہمیں ایک خزانہ بخشا ہے کیونکہ تُو نے روزوں کی توفیق دی۔ دنیوی خزانے نظر آتے ہیں اور انسان اُن کی حفاظت کا تھوڑا بہت انتظام کر سکتا ہے پھر اُس کو چُرانے والا چور بھی نظر آ سکتا ہے مگر یہ خزانہ بھی نظر نہیں آتا اور اس کا چُرانے والا بھی نظر نہیں آ سکتا، اگر یہ چوری ہو جائے تو ہمیں مہینوں اس کا علم بھی نہیں ہو سکتا کہ کس طرح چلا گیا، پھر دنیوی خزانے چُرانے والے کا تو ہم کھوج بھی لگا سکتے ہیں مگر اس کا پتہ بھی نہیں لگ سکتا کہ کہاں گیا، اِس لئے اسے ہمارے خدا! تُو ہی اس خزانے کی حفاظت فرما، تُو نے ہی ہمیں یہ بخشا ہے اور تُو ہی اِس کی حفاظت فرما تاکہ ہم پھر خالی ہاتھ تیرے پاس نہ آئیں۔

اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا ملنا اتنا مشکل نہیں جتنا ان کو سنبھالنا مشکل ہوتا ہے پس آپ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ نے رمضان میں جو فضل ہم پر نازل کیا ہے اسے ہم محفوظ رکھ سکیں۔ اِس کے علاوہ اسلام اور جماعت کی ترقی کے لئے بھی دعائیں کریں۔"

(خطبہ عیدالفطر ۱۳ نومبر ۱۹۳۹ء مطبوعہ الفضل ۵ دسمبر ۱۹۳۹ء)

اس سے ظاہر ہے کہ بے شک رمضان کا بابرکت مہینہ گزر گیا ہے لیکن اس کے یہ معنی نہیں ہیں کہ ہمارا فرض پورا ہو گیا۔ ایک فرض کا پورا ہونا دوسرے فرض کو جنم دینے کا موجب بنتا ہے۔ رمضان کی عظیم الشان برکات سے کما حقّہٗ مستفیض ہونے کے بعد اب ہمارا یہ فرض ہے کہ ہم نے رمضان میں جو روحانی دولت کمائی ہے اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزانہ اور متضرعانہ دعاؤں کے ذریعہ اس کی حفاظت کریں اور روزمرہ کی زندگی میں اللہ اور رسولؐ کی اطاعت کا ایسا اعلیٰ نمونہ دکھائیں کہ رمضان کی کیفیت ہمارے درمیان آئندہ بھی جاری و ساری رہے اور رمضان میں شیطان کو جن زنجیروں سے جکڑا گیا تھا وہ ڈھیلی نہ ہونے پائیں ٭

نمایاں کامیابی

یہ اطلاع قارئین کرام کے لئے باعثِ مسرت ہو گی کہ عزیزہ فرحانہ بشیر صاحبہ جو کہ محترمہ بشریٰ بشیر صاحبہ پرنسپل جامعہ نصرت ربوہ کی بیٹی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے لاہور بورڈ کے ایف۔ ایس سی پری انجینئرنگ گروپ میں تمام طالبات میں اول آئی ہیں۔ عزیزہ نے ۷۶۴ نمبر حاصل کر کے یہ کامیابی حاصل کی ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

والدین سے حسنِ سلوک

مکرم چوہدری رشید الدین صاحب شاہد مربی سلسلہ احمدیہ

اسلام سب رشتہ داروں سے حسن سلوک کی تعلیم دیتا ہے تاہم ماں باپ سے اچھے سلوک پر خصوصیت سے زور دیا گیا ہے والدین انسان کے لئے بہت بڑی نعمت ہیں وہ اپنی اولاد کے لئے سراپا محبت و شفقت ہوتے ہیں۔ خود تکلیف اٹھا کر بھی اور قربانیاں دے کر اولاد کو آرام پہنچاتے ہیں اور اس کی ضروریات پوری کرتے ہیں بچے کی تکلیف دیکھ کر وہ اپنا آرام بھول جاتے ہیں اور اسے ہر ممکن طریق سے راحت پہنچانے کی کوشش کرتے ہیں ایسی شفیق اور مہربان ہستیاں یقیناً عزت و احترام کی مستحق ہیں۔ جب وہ بڑھاپے کو پہنچتے ہیں تو خود انہیں آرام اور مدد کی ضرورت ہوتی ہے اس وقت اولاد کا فرض ہوتا ہے کہ وہ ان کی ضروریات کا خیال رکھے اور ہر ممکن آرام اور سہولت انہیں مہیا کرے قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ اس امر کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرماتا ہے۔

وَقَضٰى رَبُّكَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِيَّاهُ وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا اِمَّا يَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ اَحَدُهُمَآ اَوْ كِلٰهُمَا فَلَا تَقُلْ لَّهُمَآ اُفٍّ وَّلَا تَنْهَرْهُمَا وَقُلْ لَّهُمَا قَوْلًا كَرِيْمًا وَاخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ وَقُلْ رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيٰنِيْ صَغِيْرًا

(بنی اسرائیل آیت ۲۴،۲۵)

تیرے رب نے اس بات کا تاکیدی حکم دیا ہے کہ تم اس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو۔ نیز یہ کہ اپنے ماں باپ سے اچھا سلوک کرو۔ اگر ان میں سے کسی ایک پر یا ان دونوں پر تیری زندگی میں بڑھاپا آجائے تو انہیں اف تک نہ کہہ اور نہ انہیں جھڑک اور ان سے ہمیشہ نرمی سے بات کر اور رحم کے جذبہ کے ماتحت ان کے سامنے عاجزانہ رویہ اختیار کر اور ان کے لئے دعا کرتے وقت کہا کر کہ اے میرے رب ان پر رحم اور مہربانی فرما کیونکہ انہوں نے بچپن کی حالت میں میری پرورش اسی جذبہ کے ماتحت کی تھی۔

پھر فرماتا ہے:

وَوَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ اِحْسَانًا حَمَلَتْهُ اُمُّهٗ كُرْهًا وَّوَضَعَتْهُ كُرْهًا وَحَمْلُهٗ وَفِصٰلُهٗ ثَلٰثُوْنَ شَهْرًا حَتّٰٓى اِذَا بَلَغَ اَشُدَّهٗ وَبَلَغَ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً قَالَ رَبِّ اَوْزِعْنِيْٓ اَنْ اَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِيْٓ اَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَعَلٰى وَالِدَيَّ وَاَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضٰىهُ وَاَصْلِحْ لِيْ فِيْ ذُرِّيَّتِيْ اِنِّيْ تُبْتُ اِلَيْكَ وَاِنِّيْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ نَتَقَبَّلُ عَنْهُمْ اَحْسَنَ مَا عَمِلُوْا وَنَتَجَاوَزُ عَنْ سَيِّاٰتِهِمْ فِيْٓ اَصْحٰبِ الْجَنَّةِ وَعْدَ الصِّدْقِ الَّذِيْ كَانُوْا يُوْعَدُوْنَ

(الاحقاف آیت ۱۶-۱۷)

اور ہم نے انسان کو اپنے والدین سے احسان کی تعلیم دی تھی کیونکہ اس کی ماں نے اس کو تکلیف کے ساتھ پیٹ میں اٹھائے رکھا تھا اور پھر تکلیف کے ساتھ اس کو جنا تھا اور اس کے اٹھانے اور اس کے دودھ چھڑانے پر تیس ۳۰ مہینے لگے تھے پھر جب یہ انسان اپنی کامل جوانی یعنی چالیس سال کو پہنچ گیا تو اس نے کہا اے میرے رب! مجھے اس بات کی توفیق دے کہ میں تیری اس نعمت کا شکریہ ادا کروں جو تو نے مجھ پر اور میرے ماں باپ پر کی ہے اور اس بات کی بھی توفیق دے کہ میں اچھے اعمال کروں جن کو تو پسند کرے اور میری اولاد میں بھی نیکی کی بنیاد قائم کر۔ میں تیری طرف جھکتا ہوں اور میں تیرے فرمانبردار بندوں میں سے ہوں جو لوگ ایسا کریں گے ان کے اچھے اعمال ہم قبول کریں گے یہ ایک سچا وعدہ ہے جو مومنوں سے کیا جا رہا ہے۔

ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے انسان کو وہ وقت یاد دلایا ہے جبکہ اس کے والدین نے کئی قسم کی تکالیف اٹھا کر اس کی پرورش کی۔ اور اسے نصیحت فرمائی ہے کہ اس کا بھی فرض ہے کہ وہ ان سے نیک سلوک کرے ان کی خدمت بجا لائے ان کے خیالات کا خیال رکھے اور کوئی دلآزار بات انہیں نہ کہے صرف یہی نہیں بلکہ ان کے لئے دعاؤں میں لگا رہے کہ خدا تعالیٰ ان سے رحمت کا سلوک روا رکھے آخری آیت سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ والدین سے حسنِ سلوک کرنے اور ان کے لئے دعائیں کرنے والوں کے گناہ اللہ تعالیٰ معاف فرما دیتا ہے اور انہیں جنت میں داخل کرنے کا وعدہ فرماتا ہے۔

یہی وجہ ہے کہ جب ایک موقع پر کسی شخص نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے یہ سوال کیا کہ اولاد پر والدین کے کیا حقوق ہیں تو آپ نے فرمایا:

هُمَا جَنَّتُكَ وَنَارُكَ

(ابن ماجہ)

کہ وہ دونوں تو تیرے لئے حصولِ جنت یا دوزخ کا ذریعہ ہیں یعنی اگر تو ان سے برا سلوک کرے گا تو خدا تعالیٰ کی ناراضگی مول لے گا اور اگر ان کی خدمت بجا لائے گا اور حسن سلوک روا رکھے گا تو خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کر کے جنت میں داخل ہو جائے گا جو لوگ والدین کی خدمت سے فائدہ نہیں اٹھاتے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ان پر بڑی ناراضگی کا اظہار فرمایا ہے۔ ایک حدیث میں حضور فرماتے ہیں:-

رَغِمَ اَنْفُهُ ثُمَّ رَغِمَ اَنْفُهُ ثُمَّ رَغِمَ اَنْفُهُ قِيْلَ مَنْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ مَنْ اَدْرَكَ وَالِدَيْهِ عِنْدَ الْكِبَرِ اَحَدَهُمَا اَوْ كِلَيْهِمَا ثُمَّ لَمْ يَدْخُلِ الْجَنَّةَ

(مسلم)

خاک آلود ہو اس کی ناک اور اسے عزت نصیب نہ ہو حضورؐ نے یہ فقرہ تین دفعہ دہرایا تو صحابہؓ نے عرض کی کہ حضور کس بدقسمت کا آپ ذکر فرما رہے ہیں۔ آپ نے فرمایا اس شخص کا جس نے اپنی زندگی میں اپنے بڈھے والدین میں سے ایک یا دونوں کو پایا اور پھر ان کی خدمت کر کے جنت میں داخل نہ ہو سکا۔

نسائی کی ایک حدیث میں ہے کہ جہاد کے ایک موقع پر حضرت جاہمہؓ رضی اللہ عنہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا کہ اے اللہ کے رسول میں جہاد پر جانا چاہتا ہوں اور اس سلسلہ میں حضور سے مشورہ کرنے آیا ہوں۔ آپ نے فرمایا کہ تمہاری والدہ زندہ ہے انہوں نے کہا ہاں حضور زندہ ہے اس پر نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ والدہ کی خدمت میں لگا رہ کیونکہ جنت اس کے پاؤں کے نیچے ہے۔

ایک اور موقع پر رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

رِضَى الرَّبِّ فِيْ رِضَى الْوَالِدِ وَسَخَطُ الرَّبِّ فِيْ سَخَطِ الْوَالِدِ (ترمذی)

کہ اللہ تعالیٰ کی خوشنودی باپ کی خوشنودی سے وابستہ ہے اور باپ کی ناراضگی اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا موجب بن جاتی ہے۔

ان احادیث سے ظاہر ہے کہ والدین کی خدمت بہت خیر و برکت کا موجب ہے جب کہ اس طرف سے غفلت برتنے والے نقصان میں رہتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام احباب جماعت کو اس بارہ میں توجہ دلاتے ہوئے فرماتے ہیں:

"پہلی حالت انسان کی نیک بختی کی ہے کہ والدہ کی عزت کرے اویس قرنی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کے لئے لبا اوقات رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یمن کی طرف منہ کر کے کہا کرتے تھے کہ مجھے یمن کی طرف سے خدا کی خوشبو آتی ہے آپ یہ بھی فرمایا کرتے تھے کہ وہ اپنی والدہ کی فرمانبرداری میں بہت مصروف رہتا ہے اور اسی وجہ سے میرے پاس بھی نہیں آسکتا۔ بظاہر یہ بات ایسی ہے کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم موجود ہیں مگر وہ ان کی زیارت نہیں کر سکتے۔ صرف اپنی والدہ کی خدمت گزاری اور فرمانبرداری میں پوری مصروفیت کی وجہ سے مگر میں دیکھتا ہوں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے دو ہی آدمیوں کو السلام علیکم کی خصوصیت سے وصیت فرمائی یا اویس کو یا مسیح کو یہ ایک عجیب بات ہے جو دوسرے لوگوں کو ایک خصوصیت کے ساتھ نہیں ملی۔ چنانچہ لکھا ہے کہ جب حضرت عمر ان سے ملنے گئے تو اویس نے فرمایا کہ والدہ کی خدمت میں مصروف رہتا ہوں۔ اور میرے اونٹوں کو فرشتے چرایا کرتے ہیں۔ ایک تو یہ لوگ ہیں جنہوں نے والدہ کی خدمت میں اس قدر سعی کی اور پھر یہ قبولیت اور عزت پائی۔ ایک وہ ہیں جو پیسہ پیسہ کے لئے مقدمات کرتے ہیں اور والدہ کا نام ایسی بُری طرح لیتے ہیں کہ رذیل قومیں چوہڑے چمار بھی کم لیتے ہوں گے۔ ہماری تعلیم کیا ہے؟ صرف اللہ اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی پاک ہدایت کا بتلا دینا ہے اگر کوئی میرے ساتھ تعلق ظاہر کر کے اس کو ماننا نہیں چاہتا تو وہ ہماری جماعت میں کیوں داخل ہوتا ہے؟ ایسے نمونے سے دوسروں کو ٹھوکر لگتی ہے اور وہ اعتراض کرتے ہیں کہ ایسے لوگ ہیں کہ جو ماں باپ تک کی بھی عزت نہیں کرتے۔ میں تم سے سچ سچ کہتا ہوں کہ مادر پدر آزاد کبھی خیر و برکت کا منہ نہ دیکھیں گے پس نیک نیتی کے ساتھ اور پوری اطاعت اور وفاداری کے رنگ میں خدا اور رسول کے فرمودہ پر عمل کرنے کو تیار ہو جاؤ۔ بہتری اسی میں ہے"

(ملفوظات جلد اول ص ۱۹۵)

پس ماں باپ کی خدمت ایک بہت ہی بابرکت چیز ہے ان سے حسن سلوک کر کے ہم خدا کی خوشنودی حاصل کر سکتے ہیں جو سب برکتوں اور نعمتوں کا سرچشمہ ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی اپنے فضل سے اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

(مرسلہ نظارت اصلاح وارشاد)

فلسفۂ عید

محترم صوفی محمد اسحٰق صاحب استاذ جامعہ احمدیہ ربوہ

اسلام میں خوشی کے دو ایسے تہوار پائے جاتے ہیں جنہیں عید کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔ ان دونوں عیدوں میں سے ایک کو عید الفطر کہا جاتا ہے اور دوسری کو عید الاضحیٰ کے نام سے یاد کیا جاتا ہے اول الذکر یعنی عید الفطر ماہ رمضان کے بعد منائی جاتی ہے اور موخر الذکر یعنی عید الاضحیٰ حج کے ایک دن بعد۔ ان دونوں عیدوں میں مابہ الاشتراک یہ ہے کہ عید الفطر ایک لمبی اور مسلسل عبادت کے بعد منائی جاتی ہے اور عید الاضحیٰ عام مسلمانوں کے لئے تو حضرت ابراہیم اور حضرت اسمٰعیل علیہم السلام کی اس قربانی کی یاد میں منائی جاتی ہے جو انہوں نے اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کے حضور وقف پیش کر کے کی تھی لیکن حجاج کے لئے اس عید سے قبل وادی مکہ میں ایک عاشقانہ اور لمبی عبادت بجالانا بھی ضروری ہے۔ مجھے اس وقت صرف عید الفطر کا فلسفہ بیان کرنا ہے جو ذیل کی سطور میں پیش کیا جاتا ہے

عید الفطر رمضان المبارک کے روزے مکمل کرنے کے بعد منائی جاتی ہے اور اس کے لئے کسی کھلے میدان یا وسیع مسجد یا کسی وسیع صحن میں سب مسلمانوں کا بوقت چاشت جمع ہو کر امام کے ساتھ دو رکعت باجماعت نماز ادا کرنا ضروری ہے جس کے بعد خطبہ بھی سننا بھی اسی طرح ضروری ہے کیونکہ وہ بھی اسی نماز کا حصہ ہے۔

یہ نماز اور یہ عید دراصل اس بات کی علامت ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ایک بندے یا بندی نے خدا تعالیٰ کے حکم روزہ کو بدل و جان قبول کر کے اس کی تعمیل کر دی ہے اور وہ اس توفیق پر خوش ہو کر اللہ تعالیٰ کے حضور سجدہ ریز ہے اس لحاظ سے (سوائے معذوروں یا بیماروں کے) اصلی عید تو انہی کی ہے جنہوں نے خدا تعالیٰ کے حکم روزہ کی عملاً و فعلاً تعمیل کر دی ہے اور باقیوں کی عید طفیلی ہے کیونکہ اس عید میں دراصل ایک مومن کو سبق ہی یہ دیا گیا ہے کہ اصل خوشی اس بات سے ہونی چاہیئے کہ انسان اپنے خالق و مالک کی اطاعت کی توفیق پائے اور اس خوشی کا طریق یہ بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے حضور شکرانہ کے نفل ادا کرے جیسا کہ ہم نماز عید میں کرتے ہیں۔

اس عید سے قبل صدقۃ الفطر دینا بھی واجب ہے جس کی دو اغراض ہیں۔ ایک تو یہ کہ روزوں کے ارکان روحانی کی کما حقہ تعمیل میں اگر کوئی کوتاہی ہوئی ہے یا کسی قسم کی خامی رہ گئی ہے تو یہ صدقہ اس کمی کو پورا کر دے اور دوسری سب سے اہم غرض اس صدقۃ الفطر کی یہ ہے کہ اسلام غریبوں کی معاشرتی بہبود کو بہت اہمیت دیتا ہے اور ایسے مواقع پر چونکہ مسلمانوں کی اکثریت اچھے کپڑے پہنتے اور اچھے کھانے کھاتی ہے اس لئے اسلام نے یہ صدقہ واجب کر دیا اور اس کی ادائیگی دوران رمضان ہی کرنی اس لئے ضروری سمجھی گئی کہ تا اس طریق سے جو رقم جمع ہو اسے مستحق غرباء میں بروقت تقسیم کیا جا سکے۔ جس سے وہ بھی اس دن اچھے کپڑے پہن سکیں اور اچھے کھانے کھا سکیں چنانچہ اسی لئے اس صدقۃ الفطر کا نماز عید سے قبل ہونا بہر حال ضروری ہے اگرچہ جیسا اوپر بیان ہو چکا ہے۔ زیادہ مناسب یہی ہے کہ یہ صدقہ شروع رمضان میں ہی ادا کر دیا جائے

مندرجہ بالا سطور میں عید کی اسلامی روح اور فلسفہ کا مختصر تذکرہ ہو گیا ہے یا جو اجتماعی نماز اور صدقۃ الفطر پر مشتمل ہے لیکن اس موقعہ پر اس روحانی مسرت کے علاوہ جسمانی تفریح طبع پر بھی (بُرے محرکات کے) کوئی قدغن یا پابندی نہیں ہے۔ ایسے مواقع پر کھیلوں کے اجتماعی مقابلے منعقد کئے جا سکتے ہیں تقاریر کے انعامی مقابلے کروائے جا سکتے ہیں اور نماز وغیرہ کی ادائیگی کے بعد کسی نہر یا دریا یا بالب ساحل سمندر اجتماعی یا انفرادی پکنک وغیرہ منانا بھی ممنوع نہیں ہے۔ خوشی خوشی کے لئے اعلیٰ سے اعلیٰ کھانا پکا کر خود بھی کھایا جا سکتا ہے اور دوسروں کو تحفہ دینا بھی مسنون ہے۔ کیونکہ اس طریق سے باہمی الفت بڑھتی ہے اور اسلام باہمی الفت اور محبت اور اخوت و مروت کے طور طریق کی بہت حوصلہ افزائی کرتا ہے چنانچہ رسول پاک صلعم کی حدیث ہے کہ

تری المؤمنین فی
تراحمھم وتوادھم
کمثل الجسد اذا اشتکی
عضو تداعی لہ سائر
الجسد بالسھر والحمّٰی

یعنی باہمی شفقت و محبت میں مومن ایک جسم کی مانند ہیں کہ اگر اس کا کوئی عضو کسی قسم کی تکلیف محسوس کرے تو سارا جسم اس کا شریک غم ہو جاتا ہے پس اسلام غرباء کی غربت امیروں کے ذریعہ سے بذریعہ ترغیب تحریص دور کروانا چاہتا ہے نہ کہ کمیونزم کی طرح بذریعہ جبر و اکراہ جس سے دلوں میں کدورت پیدا ہوتی ہے اسلام جذبہ اخوت و ہمدردی کو ابھارتا ہے اور ہماری عیدیں اس جذبہ کے اظہار کا ایک نادر اور عمدہ ذریعہ ہیں۔ دراصل اسلام میں حقوق اللہ اور حقوق العباد پہلو بہ پہلو جاری و ساری ہیں اور ان دونوں میں توازن و اعتدال کو قائم رکھنا ایک مومن کی شان کے شایاں اور صحیح اسلامی روح کے اظہار کا ایک روح پرور نظارہ ہے پس یہ تھا اسلامی عیدوں کا ظاہری فلسفہ جو سال میں دو دفعہ منائی جاتی ہیں۔ لیکن ایک مسلمان کی اصل عید اور بالخصوص جماعت احمدیہ کے افراد [illegible] عید تو اس بات [illegible] کہ اسلام جلد سے جلد ساری دنیا پر غالب آجائے جو کہ اسی لئے اس زمانہ میں اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مبعوث فرمایا اور اسی کے لئے ہم نے حضرت مسیح علیہ السلام پر فدا ہو کر حضور کے ہاتھ پر بیعت کی پس ہمیں چاہیئے کہ وہ ان ظاہری عیدوں میں بھی [illegible] خدا کے حکم اور سنت کے مطابق شرکت کرے اور خوشی منائے لیکن اپنی اصلی عید یعنی غلبہ اسلام کی عظیم عید کا [illegible]

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ:۔
مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مسل نمبر ۲۳۷۶۷

مَیں سائیران (SAIRAN) ابن امینان صاحب (AMINAN) پیشہ تجارت عمر ۴۹ سال بیعت ۱۹۴۶ء ساکن جکارتہ برات انڈونیشیا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۸/۴/۷۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں ۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے ۔

۱۔ ایک عدد مکان ۶×۱۲ مربع گز ۔ مالیتی ۵۰۰،۰۰۰/- روپے انڈونیشین ۔

۲۔ ایک عدد پلاٹ ۲۰×۱۷ مربع گز ۔ مالیتی ۴۰۰،۰۰۰/- روپے انڈونیشین

۳۔ ایک عدد پلاٹ ۵×۱۰ مربع گز ۔ مالیتی ۵۰۰،۰۰۰/- روپے انڈونیشین

۵۔ ایک عدد دوکان ۵×۳ ، ۳×۲ /۱۴ مربع گز مالیتی ۱۵۰،۰۰۰/- روپے

۶۔ ایک عدد باغ ۲۵۰۰ مربع گز ۶۲۰،۰۰۰/- روپے انڈونیشین ۔

۷۔ ۵۰ گرام خالص سونا ۱۵۰،۰۰۰/- روپے انڈونیشین ۔

مَیں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی ۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی ۔

اس وقت مجھے مبلغ ۲۰۰،۰۰۰/- روپے انڈونیشین ماہوار آمد بصورت تجارت ہے ۔ مَیں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا ۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے ۔

العبد ۔ سائیران ۔ جکارتہ برات انڈونیشیا ۔

گواہ شد ۔ عبدالرحمن احمدی ٥/٥ بصری صاحب ۔ جکارتہ انڈونیشیا ۔

گواہ شد ۔ حسن بصری ولد الحاج محمد روف صاحب جکارتہ انڈونیشیا ۔

مسل نمبر ۲۳۷۶۸

مَیں عقیلہ منیب زوجہ مغفور احمد صاحب منیب قوم جاٹ پیشہ خانہ داری عمر ۱۸ سال ۔ پیدائشی احمدی ساکن کوٹ احمدیہ ضلع بدین ۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۳/۶/۷۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں ۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے ۔

طلائی زیور ۵ تولہ وزن خالص سونا قیمت ۳۶۰۰/- روپے ۔

حق مہر بذمہ خاوند ۔ ۴۰۰۰/- روپے

سلائی مشین قیمت ۴۰۰/- روپے ۔

مَیں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں ۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی ۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے ۔

مَیں اقرار قانونی اور شرعی کرتی ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہوگا کہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیت یا ادا کردہ حصہ جائیداد کی واپسی کا مطالبہ کریں ۔

الامۃ ۔ عقیلہ منیب زوجہ مغفور احمد صاحب منیب کوٹ احمدیہ بدین ۔

گواہ شد ۔ چوہدری علی احمد ولد بشیر محمد صاحب وصیت نمبر ۱۲۷۹۹ کوٹ احمدیہ ضلع بدین ۔

گواہ شد ۔ مغفور احمد منیب وصیت نمبر ۲۰۵۵۹ مربی سلسلہ حدیقۃ المبشرین ربوہ ۔

مسل نمبر ۲۳۷۶۹

مَیں نذیر بیگم زوجہ محمد احمد صاحب قمر سنوری قوم آرائیں پیشہ خانہ داری عمر ۵۴ سال پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ ۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۷/۶/۷۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں ۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے ۔

۱۔ حق مہر ۵۰۰/- روپے

۲۔ ایک عدد انگوٹھی وزن ۵ ماشہ

مَیں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں ۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائیگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی ۔

اس وقت مجھے مبلغ ۵۰/- روپے ماہوار آمد ہے ۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی ۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے ۔

مَیں اقرار قانونی اور شرعی کرتی ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہوگا کہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیت یا ادا کردہ حصہ جائیداد کی واپسی کا مطالبہ کریں ۔

الامۃ ۔ نذیر بیگم زوجہ محمد احمد صاحب قمر سنوری دارالصدر شمالی ربوہ ۔

گواہ شد ۔ محمد احمد قمر سنوری ولد محمد عبداللہ صاحب دارالصدر شمالی ربوہ ۔

گواہ شد ۔ مصطفےٰ الرحمن وصیت نمبر ۱۶۰۵۱ دارالصدر شمالی ربوہ ۔

مسل نمبر ۲۳۷۷۰

مَیں محمد شمس الرحمن ولد کفیل الدین احمد صاحب مولوی پیشہ ملازمت عمر ۴۱ سال ۔ پیدائشی احمدی ساکن احمدی پاڑہ ضلع کومیلا بنگلہ دیش بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۵/۷/۷۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں ۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے ۔

۱۔ ۵ کاٹھہ زمین واقع ڈھاکہ قیمت ۵۰۰۰/- ٹکہ ۔

۲۔ ۲ کاٹھہ زمین واقع احمدی پاڑہ ۶۰۰۰/- ٹکہ ۔

مَیں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں ۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی ۔

اس وقت مجھے مبلغ ۱۲۵/- ٹکہ ماہوار آمد بصورت ملازمت ہے مَیں اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا ۔ میری یہ وصیت تاریخ ۵/۷/۷۸ سے منظور فرمائی جائے ۔

العبد ۔ محمد شمس الرحمن ۱۵۴ ساتی نگر رمنہ ۔ ڈھاکہ نمبر ۱۷ ۔

گواہ شد ۔ مولوی محمد امیر بنگلہ دیش انجمن احمدیہ ۔

گواہ شد ۔ عبیدالرحمن بھویان سیکرٹری وصیت بنگلہ دیش انجمن احمدیہ ڈھاکہ ۔

مسل نمبر ۲۳۷۷۱

مَیں مقصودہ خاتون اہلیہ محمد شمس الرحمن صاحب پیشہ ملازمت عمر ۳۶ سال ۔ بیعت ۱۹۵۸ء ساکن ساتی نگر ڈھاکہ نمبر ۱۷ ۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۵/۷/۷۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں ۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے ۔

1- NAH LAND 5 catlas at Rampura Dacca TK 5000/-

2- Homestead Land TK 3000/-

3- at BRAHMAN BARIA Distt Camilla TK 10000/-

ORNAMENTS TK 18000/-

مَیں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں ۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی ۔

اس وقت مجھے مبلغ ۴۲۰/- TK (ٹکہ) ماہوار آمد بصورت ملازمت ہے مَیں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی ۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے ۔

الامۃ ۔ مقصودہ خاتون ۱۵۴ ساتی نگر ڈھاکہ نمبر ۱۷ ۔

گواہ شد ۔ محمد شمس الرحمن ساتی نگر ڈھاکہ نمبر ۱۷ ۔

گواہ شد ۔ محمد فضل الکریم مولا ساتی نگر ڈھاکہ نمبر ۱۷ ۔

درخواست دعا

۱۔ میرا بچہ اور بچی بعارضہ بخار بیمار ہیں (احمد بشیر مرزا ڈی ٹائپ کالونی فیصل آباد)

۲۔ چوہدری محمد شریف صاحب محلہ گورونانک پورہ بیمار ہیں ۔ (خواجہ محمد احمد غلہ منڈی جڑانوالہ)

احباب جماعت ان سب کی صحت کاملہ وعاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے ۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مکرم چوہدری فیض احمد صاحب گجراتی ناظر بیت المال (آمد) قادیان وفات پاگئے

إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ

محترم امیر صاحب مقامی قادیان نے امرتسر سے بذریعہ ٹیلی گرام اطلاع دی ہے کہ مکرم چوہدری فیض احمد صاحب گجراتی ناظر بیت المال (آمد) قادیان اچانک ہارٹ اٹیک ہونے سے وفات پا گئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ تفصیلات کا انتظار ہے۔

چوہدری فیض احمد صاحب ابن چوہدری غلام غوث صاحب ۱۹۱۶ء میں بمقام کھاریاں ضلع گجرات پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم وہیں حاصل کی۔ ۱۹۴۰ء میں قادیان آگئے اور انہوں نے خدمتِ سلسلہ کی ابتداء بطور زود نویس شروع کی۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تقاریر اور خطبات کے علاوہ جماعتی تقریبات مجلس مشاورت اور جلسہ سالانہ وغیرہم کی کارروائی نوٹ کرنے اور مرتب کرنے میں انچارج صاحب صیغہ زود نویسی کا ہاتھ بٹاتے۔ وہ ان کے کام سے ہمیشہ مطمئن رہے۔

ملک کے بٹوارے کے بعد انہیں بطور درویش قادیان رہنے کی سعادت نصیب ہوئی۔ ابتدائی زمانہ درویشی میں نہایت خندہ پیشانی سے مصائب و آلام کا مقابلہ کرتے ہوئے مفوضہ فرائض برضا و رغبت سرانجام دئیے۔ جب صدر انجمن احمدیہ کا باقاعدہ کام شروع ہوا تو انہیں سلسلہ کی جس خدمت پر مامور کیا گیا اسے پوری تندہی، ذمہ داری اور خوش اسلوبی سے سرانجام دیا۔ جس صیغہ میں بھی کام کیا اس میں اپنی ذاتی کوشش، محنت اور جانفشانی سے اس کی کارکردگی کے معیار کو اس قدر نمایاں کیا کہ ہر خاص و عام کو اس کا اقرار تھا۔

ان کے پاس کوئی اعلیٰ علمی ڈگری نہ تھی مگر خداداد انتظامی قابلیت اور قلمی خدمت کے لحاظ سے انہوں نے اپنوں اور غیروں میں ایک مقام پیدا کر لیا تھا۔

جب کوئی درویش وفات پا جاتے تو وہ اخبار "بدر" میں "وہ پھول جو مرجھا گئے" کے عنوان کے تحت اپنے جذبات اور خلوص و عقیدت کا اظہار کرتے۔ ان کے اس قسم کے مضامین کتابی صورت میں محفوظ ہو چکے ہیں۔ اپنی ذاتی قابلیت، محنت اور خلوص کی وجہ سے اپنے ہمعصروں کے مقابل پر ترقی کرتے ہوئے ناظر کے عہدہ تک پہنچ گئے تھے اور ان دنوں وہ بطور ناظر بیت المال آمد خدمت بجا لا رہے تھے۔ [illegible] ان کی ماہانہ رپورٹوں کو دیکھتا رہا [illegible] سے الفاظ اور رپورٹ ہر جہت سے مکمل ہوتی تھی اور اس پر کبھی کسی استفسار کی ضرورت محسوس نہیں ہوئی۔ ساٹھ سال کی عمر پوری ہونے پر انہیں حسب قواعد ریٹائر کرکے ری ایمپلائے کر لیا گیا۔ بوقت وفات ان کی عمر باسٹھ سال سے چند ماہ اوپر تھی۔

ان کی پہلی شادی اپنے رشتہ داروں میں ہی ہوئی تھی جس سے ایک بچی ہے جو شادی شدہ ہے۔ درویشی دور میں دوسری شادی کی اس سے بھی ایک لڑکی پیدا ہوئی جو شادی شدہ ہے۔ اس بیوی کی وفات ہو جانے پر انہوں نے تیسری شادی کی جو بفضلہ تعالیٰ بقیدِ حیات ہے اور وہ نصرت گرلز سکول میں بطور ہیڈ معلمہ خدمت کر رہی ہیں۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ چوہدری صاحب مرحوم کو غریقِ رحمت کرے۔ جنت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور جملہ پسماندگان کو صبرِ جمیل عطا فرمائے۔

(ناظر خدمتِ درویشان)

ولادت

۱۔ مکرم برادرم محمد حسین صاحب آف آزاد کشمیر حال مربی سلسلہ بھکوال کو اللہ تعالیٰ نے دوسرا لڑکا عطا فرمایا ہے۔ نام خالد احمد تجویز ہوا ہے۔ احباب بچے کی صحت، لمبی عمر اور خادمِ دین ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔

(نصیر احمد شاد مربی سلسلہ ربوہ)

۲۔ مکرم شیخ مبارک احمد صاحب مہتمم مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ کو اللہ تعالیٰ نے ۱۳؍اگست ۱۹۷۸ء کو پہلی بچی عطا فرمائی ہے۔ بچی کا نام فریحہ تجویز کیا گیا ہے۔ احبابِ جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ بچی کو لمبی عمر دے اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔

۳۔ مکرم محمد اسلم بشیر الدین صاحب (ابن مکرم مولوی قمر الدین صاحب مولوی فاضل) کو اللہ تعالیٰ نے رمضان کے آخری عشرہ میں پیر کے دن بیٹی عطا فرمائی ہے۔ نومولودہ مکرم ملک بشیر احمد صاحب فیصل آباد کی نواسی ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو لمبی عمر دے اور خادمہ دین بنائے۔

انصار اللہ کا اکیسواں (۲۱) سالانہ مرکزی اجتماع

مجلس انصار اللہ کا مرکزی سالانہ اجتماع انشاء اللہ العزیز ۲۷-۲۸-۲۹ ماہ اخاء/اکتوبر بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار ربوہ میں منعقد ہوگا۔ انصار کو چاہیئے کہ وہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں شامل ہو کر اس اجتماع کی برکات سے فائدہ اٹھائیں۔ دور کی مجالس سے کم از کم ایک نمائندہ آنا تو بیحد ضروری ہے۔ اپنے نمائندگان کی اطلاع جلد بھجوا دیں۔

(سیکرٹری مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

درخواستہائے دعا

۱۔ محترم جناب شیخ محمد احمد صاحب مظہر امیر جماعت احمدیہ فیصل آباد بعارضہ بخار و نزلہ بیمار ہیں۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے انہیں کامل شفا عطا فرمائے۔ (شیخ محمد یوسف سیکرٹری ضیافت جماعت احمدیہ فیصل آباد شہر)

۲۔ مکرم چوہدری نور احمد صاحب گنڑی ضلع تھرپارکر کی بینائی بہت کم ہوگئی ہے ۱۰؍اکتوبر میں اپریشن ہوگا۔ احبابِ جماعت دعا فرمائیں کہ اپریشن کامیاب ہو اور چوہدری صاحب کی بینائی بحال ہو جائے۔ نیز ان کی اہلیہ صاحبہ بھی بیمار ہیں ان کی صحتِ کاملہ کے لئے بھی دعا کی درخواست ہے۔ (ناظر اصلاح و ارشاد۔ ربوہ)

۳۔ میری بڑی بیٹی امۃ المجید اہلیہ مولوی محمد صدیق صاحب شاہد حال مربی سلسلہ کراچی (سابق مبلغ امریکہ) کا اپریشن ۹؍ستمبر کو کراچی میں ہو رہا ہے۔ قارئینِ کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپریشن کو ہر لحاظ سے کامیاب کرے اور صحتِ کاملہ عطا فرمائے۔

(خلیل احمد۔ گول بازار۔ ربوہ)

۴۔ محترم چوہدری بشیر احمد صاحب چیمہ سابق امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع ڈیرہ غازی خان ایک عرصہ سے علیل ہیں۔ آپ کے بائیں پاؤں کے ٹخنہ میں اندر کی طرف تکلیف ہے جس کی وجہ سے چلنے پھرنے سے بھی معذور ہیں۔ یہ عاجز بھی مسلسل ہچکی، جریانِ خون اور یرقان کی امراض سے ایک عرصہ سے بیمار چلا آ رہا ہے۔ احباب کی خدمت میں مکرم چوہدری صاحب موصوف اور اپنے لئے شفائے کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست کرتا ہوں۔ (میاں) اقبال احمد ایڈووکیٹ راجن پور نائب امیر جماعت احمدیہ ضلع ڈیرہ غازی خان)

قائدینِ کرام! مجالس خدام الاحمدیہ کے لئے نئے سال کا بجٹ آمد تشخیص کرنے کے لئے فارم بھجوا دئیے گئے ہیں جلد مکمل کر کے مرکز میں بھجوا دیں۔

مہتمم مال

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

حکیم نظام جان صاحب مرحوم کے
مشہور مجربات
۱۹۱۱ء سے شہرۂ آفاق
حبِ اطہرا مکمل کورس پچیس روپے
نرینہ اولاد گولیاں تیس روپے
زود جامِ عشق (ایک ماہ کیلئے) تیس روپے
حکیم عبد الحمید
مشہور دواخانہ رجسٹرڈ
چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ ۱۹۰
فون نمبر گوجرانوالہ ۴۸۴۷ ۔ ربوہ فون ۲۳۶

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴